خدام الدین فروش امیر علی کے دعوت

مباہلہ کا جواب

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT"

محمد شمیم الحسن قادری رضوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

برادرانِ اسلام! افغانستان میں روسی مداخلت کے بعد وطنِ عزیز پاکستان کو جس قسم کے خطرات درپیش ہیں وہ اہلِ نظر سے مخفی نہیں۔ ملتِ اسلامیہ کے داخلی اور خارجی دشمن اپنے پورے وسائل سے مسلح ہو کر اس ملک اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان حالات میں ہر محبِ وطن یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ عوام میں اتحاد و اتفاق کی جتنی ضرورت آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ ہماری بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہماری صفوں میں کانگریسی ذہنیت کے لوگ آج بھی موجود ہیں جو ملتِ اسلامیہ کا شیرازہ بکھیرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال وہ پمفلٹ ہے جسے امیر علی قریشی کی **"دعوت مباہلہ اور شاہ احمد نورانی کا فرار"** کے عنوان سے لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر ملک کے گوشہ گوشہ میں مسلسل اور مفت تقسیم کرایا جا رہا ہے۔ اور ستم ظریفی کی انتہا یہ کہ اس کی اشاعت پر عمرہ کا لالچ بھی دیا جا رہا ہے۔ اندریں حالات حکومت اور عوام کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ ملک دشمنوں کی یہ حرکت کسی سازش کا پیش خیمہ نہ ہو؟ ذیل میں ہم نے محض ملکی سالمیت اور حب الوطنی کا تقاضا سمجھتے ہوئے اس پمفلٹ کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے تاکہ پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کی عظیم اکثریت "سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت" کے عظیم و معروف مذہبی و سیاسی رہنما حضرت مبلغِ اسلام مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم کے متعلق عوام کے ذہنوں کو انتہائی عیاری کے ساتھ جو گمراہ کیا جا رہا ہے اس کا ازالہ کر کے حقیقتِ حال کو واضح کیا جائے۔

اس پمفلٹ میں امیر علی نے اپنے آپ کو خواجہ غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی قدس سرہ العزیز کی اولاد میں بتا کر اپنا مذہبی رشتہ ان لوگوں کے ساتھ بتایا ہے جو لوگ جو لوگ انبیاء کرام، اولیاء عظام کے گستاخ و بے ادب سمجھے جاتے ہیں۔ جو لوگ مزاراتِ انبیاء و اولیاء کو صنم خانہ اور بت خانہ جیسے الفاظ سے یاد کرتے ہوں اور بقدرتِ (حکومت) جبر آجانے پر ان مزارات اور قبوں کو مسمار کر لینے (گرا دینے) کا عزم رکھتے ہوں، ایسے لوگوں سے اپنا مذہبی رشتہ جوڑنا آگ اور پانی کے یکجا ہونے کی طرح عجائباتِ زمانہ میں سے ایک ہے۔ لہٰذا ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ امیر علی اُن بزرگ کی اولاد میں سے نہیں۔ اور اگر ہے تو

WWW....COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

پھر اُسے ناخلف ہی کہا جا سکتا ہے۔ بہر حال کہنا یہ ہے کہ امیر علی نے اپنے آپ کو اکابرِ علماءِ دیوبند کا ادنیٰ خادم، اکابرِ دیوبند کو سچا پکا اہلِ سنت و جماعت کے عقیدہ کا حامل مسلمان، اور اُن اکابرِ دیوبند کو اولیاء اللہ، اور دیوبندی مسلک کے لوگوں کو اصلی اہلسنت کہا ہے۔ جبکہ مولانا نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک سُنی حضرات کو نقلی اہلسنت، باطل پر بھی کہا ہے اور پمفلٹ کے آخر میں مسلمان بھی کہا ہے۔ کیا امیر علی صاحب اور اُن کے ہم مسلک دیوبندی حضرات میری اس حیرت کو دُور کریں گے کہ نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک اگر باطل پر ہیں تو انھیں مسلمان کیوں لکھا؟ اور اگر مسلمان ہیں تو "دعوتِ مباہلہ" اور اس پر اصرار کا کیا مطلب ہے؟ ہمیں اس بات سے غرض نہیں کہ امیر علی نے اپنے ہم مسلک لوگوں کو سچا مسلمان اہلِ حق، اصلی اہلسنت کیوں لکھا اور سمجھا؟ بات صرف اتنی ہی ہوتی تو ہمیں ان سے تعرض کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر جب وہ ایک معروف مذہبی رہنما پر بے بنیاد الزام لگا کر، اور جھوٹے بہتان باندھ کر سوادِ اعظم کی تحقیر و تذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے اور سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا رہا ہے تو اب ہمارے لیے خاموش تماشائی بن کر اپنے مسلک کی تحقیر و تذلیل کو گوارا کر لینا ناممکن ہے۔

رسم و راہِ سخن سے نا آشنا تھا میں لیکن کہہ اُٹھا جب پکارا خود آپ نے

مضمون کی طوالت سے بچنے کے لیے "دعوتِ مباہلہ" نامی پمفلٹ سے صرف اسی قدر اقتباس نقل کروں گا جن کا جواب دینا کسی حد تک بھی ضروری ہے۔ لایعنی باتوں سے مجھے کوئی سروکار نہ ہو گا۔ امیر علی نے جو دعوت مباہلہ مولانا نورانی صاحب کو دی ہے۔ اس میں حق و باطل کے اظہار کے لیے چند خود ساختہ اور من گھڑت طریقے اور تجاویز پیش کی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ مولینا نورانی اور ہم (امیر علی) دونوں حضور کے روضۂ پاک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں جس کے سلام کا جواب آئے وہ اور اُس کی جماعت برحق۔ ۲۔ نمازِ فجر کے بعد ذکر و مراقبہ کے بعد ایک دوسرے کے لیے بددعا کریں۔ پانچ منٹ بعد جس کی شکل مسخ ہو جائے وہ باطل پر ہو گا۔
۳۔ مولوی حسین احمد مدنی کی قبر پر ہم دونوں چلّہ میرے ذکر کے بعد اگر قبر سے ذکر کی آواز اور خوشبو آئے تو دیوبندی مسلک حق اور سچا۔ ۴۔ مولینا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی قبر پر ہم دونوں چلیں میرے ذکر کے بعد اگر قبر سے بُری آواز اور بدبو آئے تو بریلوی مسلک باطل اور جھوٹا۔
۵۔ مولوی خلیل احمد سہارنپوری کی قبر پر ہم لوگ چلیں میرے ذکر کے بعد قبر سے اگر قرآن پاک پڑھنے کی آواز اور خوشبو آئے تو دیوبندی مسلک برحق اور سچا۔ ۶۔ مولانا نورانی کے والد صاحب

کے قبر پہ چلیں میرے ذکر کے بعد قبر سے بڑی آواز او۔ بد بو آئے تو بریلوی مسلک جھوٹا اور باطل۔
امیر علی نے مندرجہ بالا تجاویز پر عمل درآمد کے سلسلہ میں اپنی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ "میں نے مدینہ طیبہ میں مولانا نورانی کا بازو پکڑ کر کہا کہ میں نے آپ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اب آپ چونکہ اتفاق سے یہاں موجود ہیں لہٰذا آپ میرے ساتھ مباہلہ کریں مگر نورانی صاحب طرح دے گئے" راقم الحروف نے مولانا نورانی سے امیر علی کے دعویٰ کے بارے میں جب استفسار کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ بالکل سفید جھوٹ اور خالص بہتان ہے" جہاں تک امیر علی کی دعوت مباہلہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ امیر علی نہ معروف شخصیت ہے اور نہ اس کی علمیت کا کسی کو پتہ ہے لیکن جس جماعت کی حمایت میں وہ اپنی سرگرمیاں دکھا رہا ہے کم از کم اس جماعت میں تو اہل علم حضرات کی کمی نہیں ہے۔ آخر علماء دیوبند اس مسئلہ پر کیوں خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہیں۔ وہ امیر علی کی تجاویز پر اپنا تبصرہ کیوں نہیں ظاہر کرتے کہ مباہلہ کا صحیح طریقہ آیا وہی ہے جو امیر علی نے پیش کیا ہے یا کچھ اور؟ اگر واقعی مباہلہ کرنا ہی مقصود ہے تو خود ساختہ اور من گھڑت طریقہ اپنانے کے بجائے اس طریقہ کو کیوں نہیں اختیار کرتے ہیں جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ایک موقعہ پیش آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی قرآن مجید میں مباہلہ کرنے کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا؟ اور کیا حدیث بخاری بھی آپ کی نظر سے نہیں گزری؟ اور کیا علماء، مفسرین، ائمہ کے ارشادات سے آپ بالکل بے خبر ہیں اور آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مباہلہ کن حالات میں اور کن امور میں مشروع اور جائز ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کے لیے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ اور ائمہ دین نے کن شرائط کے ساتھ اس کا مشروع ہونا بتایا ہے؟ اگر آپ نہیں جانتے تو لیجیے میں بتائے دیتا ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۝ ترجمہ: بیشک حالت (عیسیٰ) کے مشابہ حالت عجیبہ (حضرت) آدم کی ہے کہ ان کے

قال تعالیٰ فمن حاجک بعد ھٰذہ الدلائل الواضحۃ والجوابات الائحۃ فاقطع الکلام معھم وعاملھم بما یعامل بہ المعاندون وھوان تدعوھوالی الملاعنۃ ۔ (ترجمہ) جو بنظر انصاف طالب حق ہوگا وہ یقیناً سمجھ لے گا کہ بیان اپنے انتہائی کمال کو پہنچ چکا ہے ایسے ہی مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ (اے محبوب) ان واضح دلائل اور صاف مشرح جوابات کے بعد بھی تم سے حجت بازی کریں تو آپ اُن سے مباحثہ ختم کردیں اور اُن کے ساتھ وہ برتاؤ کریں جو جھگڑالو قسم کے لوگوں سے کیا جاتا ہے یعنی دعوت مباہلہ دیں۔" معلوم ہوا کہ مناظرہ کے بعد ہی مباہلہ ہو سکتا ہے اور یہی صحیح طریقہ ہے جو قرآن و سنت و کلام ائمہ سے ظاہر ہے۔ اور دینی معاملات میں حق واضح کرنے کے لیے مناظرہ کرنا سنت انبیاء رہے۔ چنانچہ امام رازی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں: واعلم ان ھٰذہ الروایۃ دالۃ علیٰ ان المناظرۃ فی تقریر الدین وازالۃ الشبھات حرفۃ الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام یعنی جان لو کہ یہ روایت دلالت کررہی ہے کہ احقاق دین اور ازالہ شبہات کے لیے مناظرہ کرنا طریقہ انبیاء ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(ب) مباہلہ قطعی اُمور پر ہو سکتا ہے نہ کہ ظنیات پر۔ قطعی اُمور مدار کفر و ایمان ہوا کرتے ہیں۔ ظنیات پر کفر و ایمان کا دارومدار نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر مباہلہ ہوگا تو کفریات دیوبندیہ ومابیہ پر ہی ہوگا کہ دیوبندیوں نے جو شان رسالت میں گستاخیاں کی ہیں وہ ہمارے نزدیک قطعاً کفر ہیں۔

خط لکھتے لکھتے شوق نے دفتر کیے رواں + افراط اشتیاق نے آخر بڑھائی بات

یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ امیر علی نے جو خود ساختہ تجاویز پیش کی ہیں جنکہ دیوبندی مسلک کے لوگ انھیں خوب اُچھال رہے ہیں اور شائع کرا کے خوب تقسیم کر رہے ہیں اسلیے میں مسلک دیوبند کے لباب علم و دانش سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں کہ کسی قبر سے اچھی یا بری آواز کا آنا۔ اور کسی قبر سے خوشبو یا بدبو کا پھیلنا کیا حق و باطل کو پہچاننے کا معیار ہے؟ (حالانکہ مباہلہ کے وقت آپ لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ کس کی قبر سے خوشبو پھیلتی ہے اور کہاں سے بدبو۔ اسی طرح اچھی اور بری آوازوں کا بھی پتہ چل جائے گا اُس وقت انشاءاللہ یہ ساری خوشخیاں آپ لوگ بھول جائیں گے) اور امیر علی صاحب! آپ بھی جواب دیں ساتھ ہی اس سوال کا جواب بھی مرحمت فرمائیں۔ اور اگر آپ سے جواب ممکن نہ ہو تو تم

اپنے اکابر دیوبند سے پوچھ لیں کہ یہ کس طرح آپ کو معلوم ہوا کہ قبر والوں پر حق و باطل کا اظہار اچھی اور بری آوازوں اور خوشبو و بدبو کے ذریعہ ہی ہوگا؟ کیا اللہ تعالیٰ آپ کی بات کو پورا کرنے کا پابند ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کسی اور طریقے سے اظہار حق و باطل نہیں کر سکتا؟ آخر یہ کیوں ضروری ہے کہ حق و باطل کا اظہار اسی طرح ہو جیسے آپ چاہتے ہیں؟ کیا غیبی اور آئندہ کے پیش آنے والے واقعات کا پیشگی علم آپ کے پاس ہے؟ آخر آپ کا ذریعہ علم کیا ہے؟ آخر اسے ہم آپ کا دعویٰ غیب دانی سمجھیں یا خاموش ادعائے نبوت سمجھیں یا کیا سمجھیں؟ "مری تقریر طبع یار کو بے چین کرتی ہے + سبب کیا ہے یہی کہتا ہوں جو دل پر گزرتی ہے"۔ حق و باطل کے اظہار کے لیے جو معیار آپ نے مقرر کیا ہے اسی معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی آپ سے یہ کہے کہ امیر علی صاحب! آپ کے پیشوا اور مسلک دیوبند کے عظیم مبلغ مولوی غلام اللہ خان صاحب راولپنڈی والے کے انتقال پر ان کے چہرے کا دیدار کیوں نہیں کرایا گیا جبکہ ہزاروں افراد دیدار کی تمنا لے کر آئے تھے لیکن انہیں یہ کہہ کر ٹالا اور یہ عذر کیا گیا کہ "طبی وجوہ کی بناء پر حضرت کا چہرہ نہیں دکھلایا جا سکتا ہے" اور آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہے۔ یہ بات تو ملک کے قومی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے ورنہ تو کسی کو اس کی ہوا بھی نہیں لگتی۔ اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مولوی غلام اللہ صاحب جب طبعی موت مرے ہیں (یعنی جلنے دینے جیسا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا) تو پھر دیدار نہ کرانے کی وجہ صرف یہی سمجھ میں آتی ہے کہ معاذ اللہ ان کا چہرہ بوقت موت مسخ ہو گیا تھا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی تقریروں میں توحید کی آڑ میں انبیاء کرام و اولیاء عظام کی شان میں علی الاعلان گستاخیاں کرنے کے عادی تھے۔ اسی لیے ان کا چہرہ مسخ ہو گیا ہوگا تو بتلایئے اس موقع پر آپ کیا کہیں گے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مسلک باطل تھا۔ بڑے بڑے فاسق و فاجر دنیا سے جاتے ہیں لوگ ان کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ وہ تو عالم تھے ان کے چہرے پر تو نورانیت اور شگفتگی ہونی چاہیے تھی۔ ڈاکٹر اقبال ایک مومن کی موت کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں:

نشان مرد مومن با تو گویم — چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

اس موقع پر ہمیں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہنا ہے کہ —— چھپا رکھا تھا جس کو مدتوں

WWW.NAFSEISLAM.COM THE NATURAL ... OF AHLUSSUNNAT

سے دل میں اے انور + ہزار افسوس وہ شرح و بیاں تک بات جا پہنچی۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اظہار حق و باطل کے بارے میں جو معیار امیر علی نے مقرر کیا ہے اس کے پیش نظر تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ قرب قیامت میں جب دجال ظاہر ہوگا اور اس سے عجیب اور خارق عادت امور کا ظہور ہوگا۔ مثلاً بارش برسانا، مردے زندہ کرنا، قحط سالی لانا، جنت و نار دکھلانا، زمین کے خزانوں کا اس کی آواز پر ظاہر ہونا، پھر ان خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا۔ تو کیا ان امور کو دیکھ کر یہ کہنا صحیح ہوگا کہ دجال اور اس کے ماننے والے اہل حق اور سچے ہیں اور اس کو نہ ماننے والے جھوٹے اور باطل پر ہیں؟

امیر علی قریشی کو میرا مشورہ: میں امیر علی قریشی کی توجہ اس اہم نکتے کی طرف بھی مبذول کرانا چاہوں گا کہ: مولانا شاہ احمد نورانی اور اُن کے ہم مسلک لوگوں کو کسی کی قبر پر لے جانے سے پہلے اپنے مسلک دیوبند کے مقتدیان و اکابر علماء سے مندرجہ ذیل مسائل میں فتویٰ بھی انھوں نے حاصل کر لیا ہے؟ اگر فتویٰ حاصل نہیں کیا ہے تو میں انھیں مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ پہلے اُن سے فتویٰ ضرور حاصل کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے ہم مسلک و اکابر دیوبند آپ کو عین موقع پر دغا دے جائیں، آپ کا ساتھ چھوڑ دیں، آپ ہی پر کفر و شرک و حرام کا فتویٰ نہ لگا دیں۔ وہ مسائل یہ ہیں:

الف: بزرگوں یا کسی کی قبر پر خاص ارادہ کر کے سفر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ب: بزرگان دین و صاحب قبور اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا مردہ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مر کے مٹی میں مل گئے ہوں؟

ج: اہل قبور حق و باطل کے اظہار کے سلسلہ میں کسی قسم کا تصرف کر سکتے ہیں اور قادر ہیں؟

د: حق و باطل کا اظہار جب اہل قبور تلاوت قرآن و ذکر سے کریں گے تو یہ ان کی طرف سے مدد ہوگی تو کیا اہل قبور سے امداد برحق ہے؟

ہ: جو حق پر ثابت ہوگا گویا اُسے قبر والوں سے نفع پہنچیگا اور جو جھوٹے ثابت ہوں گے گویا انھیں اہل قبور سے ضرور نقصان پہنچے گا۔ تو کیا اہل قبور کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ یا اُن سے کوئی نفع و نقصان ملتا ہے؟

و: اور پھر اہل قبور کو کیا علم بھی ہوگا کہ کچھ لوگ ہماری قبر پر حق و باطل کا اظہار کرانے (دیکھنا چاہنے) کے لیے آئے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ جب مندرجہ بالا سوالات علماء دیوبند سے پوچھیں گے تو ان کا جواب سن کر آپ کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا۔ اور اس وقت آپ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے جائیں گے۔ دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے + اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے —— میں آپ کو فتویٰ حاصل کرنے کا مشورہ اس لیے دے رہا ہوں کہ آپ تو اُن کو علماء دیوبند کی حمایت و وکالت میں اُچھل کود رہے ہیں اور اس بات سے بے خبر ہیں کہ "علماء دیوبند کا پورا مسلک تضادات کا مجموعہ ہے" شاید آپ نے کوئی کتاب اُن کی ایسی دیکھ لی ہوگی جس سے آپ یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ "عرس و فاتحہ میلاد، بزرگوں سے توسل و استمداد، قبروں پر حاضری، عرس میں شرکت، بزرگوں کے تصرف و اختیارات، ان کے علوم غیبیہ و انکشافات باطنی، دلوں کے وساوس پر مطلع ہو جانا۔ وغیرہ وغیرہ عقائد و نظریات کے علماء دیوبند قائل ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو ان کی کتابوں سے ایسا دھوکہ لگا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مجھ سے سن لیجیے کہ علماء دیوبند مذکورہ بالا مسائل میں بالکل ان مسائل کے برعکس بھی ایک نظریہ رکھتے ہیں۔ گویا ہر مسئلہ اختلافی میں وہ لوگ "دو رُخے" "دو عقیدہ" (شرک و کفر کا بھی اور ایمان کا بھی۔ حلال ہونا جائز بھی اور حرام و ناجائز بھی) کے پابند ملیں گے۔ اور یہی ان کے مسلک کا سب سے بڑا تضاد ہے۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آئے تو میں آپ کی رہنمائی علماء دیوبند کی مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف کرتا ہوں آپ ان کا بغور مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اس دعویٰ کی صداقت کا یقین ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا مسائل کے بارے میں علماء دیوبند کی حمایت و وکالت دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ "تذکرۃ الرشید - ارواحِ ثلثہ - نشر الطیب - اشرف السوانح - الامداد - شیخ الاسلام نمبر - امداد المشتاق - مرثیہ گنگوہی - صراطِ مستقیم - قصائد قاسمی کا مطالعہ فرمائیں۔ اور ان مسائل میں علماء دیوبند کا مخالفانہ طرزِ عمل دیکھنا چاہتے ہوں۔ تو پھر حفظ الایمان، تحذیر الناس - براہین قاطعہ، صراطِ مستقیم - فتاویٰ رشیدیہ - تقویۃ الایمان - بلغۃ الحیران - جواہر القرآن وغیرہ کتب کا مطالعہ میرے دعویٰ کی صداقت کے لیے بہت کافی ہوگا اور اگر اتنی کتابوں کا مطالعہ دشوار ہو تو ایک طرف تقویۃ الایمان یا فتاویٰ رشیدیہ کا مطالعہ کریں۔ دوسری طرف المہند یعنی عقائد علمائے دیوبند کا مطالعہ کریں تو بھی بہت کافی ہوگا۔ آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایک مسئلہ میں بیک وقت

WWW.NAFSEISLAM.COM

دورانیے کس طرح رکھی جا سکتی ہیں تو میں کہوں گا کہ علمائے دیوبند کا یہی وہ خاص فن ہے جس کی گہرائی تک پہنچنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ علماءِ دیوبند کے مسلک کا تضاد اس شعر کا مصداق ہے ؎

جیسا موسم ہے مطابق اس کے میں دیوانہ ہوں　　مارچ میں بلبل ہوں میں جولائی میں پروانہ ہوں

ہاں تو امیر علی صاحب! فتویٰ حاصل کرنے کا مشورہ میں اس لیے دے رہا ہوں کہ آپ تو نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک لوگوں کو لے کر قبر پر جائیں اُدھر علمائے دیوبند اپنی کتابیں تقویت الایمان۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ بہشتی زیور لے کر آجائیں اور الٹا کفر و شرک کا گولہ کہیں آپ ہی پر داغ نہ دیں کہ امیر علی صاحب! تم قبروں پر کیا لینے آئے ہو؟ غیر اللہ سے تمھیں کیا ملے گا؟ کیا تمھیں پتہ نہیں کہ یہ اہلِ قبور مر کے مٹی میں مل چکے ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غیب دان نہیں کہ منوں مٹی کے نیچے سے تمھیں دیکھ لیں گے اور تمھارے دلی مقاصد پر مطلع ہو جائیں؟ تمھیں پتہ نہیں کہ خدا نے انھیں کیا عاجز و بے اختیار بنایا ہے۔ انھیں تصرف کرنے مدد کرنے کی قدرت نہیں دی بلکہ یہ اہلِ قبور تو اپنی جان کے نفع و نقصان کے مالک نہیں تمھیں کیا نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ اور پھر جب تک یہ زندہ رہے انھیں اپنے انجام اور دوسروں کے انجام تک کا تو پتہ نہیں تھا تو اب مرنے کے بعد تمھارے حق و باطل کا فیصلہ یہ کس طرح کر سکتے ہیں؟ کیا تمھیں پتہ نہیں کہ علمائے دیوبند نے رسول خدا کے لیے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں مانا تو یہ مٹی کے ڈھیر کے نیچے سے تمھارے بارے میں کچھ کیونکر جان سکیں گے؟ اور امیر علی! تم تو بالکل ہی اپنے دیوبندی عقیدے سے غافل ہو بھلا بتاؤ تو! تم لوگوں کو بارگاہِ رسالت مآب میں لاکر حضور کے سامنے یہ کفر و شرک کیا پھیلا رہے ہو۔ جب ہمارے علماءِ دیوبند نے حضور کی زندگی دنیوی میں ان کا علم غیب نہیں مانا بلکہ ان کے لیے دیوار کے پیچھے کا علم تک نہ مانا تو اب بھلا حضور اتنے حجاب میں رہتے ہوئے تمھیں کس طرح دیکھیں گے؟ تمھارے سلام کا جواب کس طرح دیں گے؟ جبکہ ہمارے علمائے دیوبند اپنی کتاب میں حضور علیہ السلام صاحب کے لیے "مر کے مٹی میں ملنے والا" پہلے ہی لکھ چکے ہیں ہاں اگر تم ہمارا دیوبند کا مشورہ مانو تو ابلیس یعنی شیطان کے پاس یہ مقدمہ لے کر جاؤ کیونکہ اس کا علم حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے اس کی وسعت علمی پر نصوص قطعیہ (قرآن و حدیث کے

دلائل موجود ہیں جبکہ حضور کی وسعتِ علمی پر کوئی نص قطعی نہیں بلکہ شرک ہے۔ شیطان کو تو تمام روئے زمین کا علم ہے حضور علیہ السلام کو کب روئے زمین کا علم حاصل ہے؟ بلکہ ان کے لیے روئے زمین کا علم ماننا بھی شرک ہے تو شیطان ہی فیصلہ کرے گا۔ اور تم ڈرو نہیں امیر علی صاحب! چونکہ ہمارے اور تمہارے اکابرین علمائے دیوبند نے شیطان کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم مانا ہے اور اس کی تعریف کی ہے لہٰذا گمان اغلب یہی ہے کہ شیطان کا فیصلہ ہم علماء دیوبند کے حق میں ہی ہوگا کیونکہ وہ ہم لوگوں سے بہت خوش ہے ہم نے اور ہمارے (وہابی دیوبندی) اکابر نے انبیاء اولیاء کی بہت توہین کی ہے جس کے سبب شیطان کے مشن کو بہت تقویت ملی ہے پھر ہمارا تمہارا ساتھ کیوں نہیں دے گا؟ جاؤ تو سہی؟

کہیے امیر علی صاحب! کیسی رہی؟ میرا کہنا مانیں تو علمائے دیوبند کی حمایت و وکالت چھوڑیں اور خادم ہی بننا ہے تو اپنے جد امجد حضرت خواجہ غوث بہاؤ الحق ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک حقہ کے خادم بن جائیں اور ان کے غلاموں کے خادم بنیں۔ کوئی اپنے دشمنوں کا بھی خادم بنتا ہے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM
" THE NATIONAL ... OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT "

فیصلہ تو ہو گیا: امیر علی صاحب! خواہ مخواہ آپ نے اتنا بڑا ہوا کھڑا کیا ہوا ہے۔ اور دعوتِ مباہلہ کی کاپیاں چھپوا کر اپنے دیوبندی بھائیوں کا پیسہ آپ ضائع کرا رہے ہیں۔ فیصلہ تو خود آپ نے کر دیا ہے۔ اور آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ بریلوی حق پر ہیں۔ دیکھیے آپ نے "دعوتِ مباہلہ" نامی کتابچہ کے آخری صفحہ پہ لکھا ہے کہ:

اب فقیر مندرجہ ذیل باتیں چاہتا ہے:

۱۔ ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ یہ بھی مسلک دیوبند کو کافر کہنا بند کر دے اور توبہ نامہ شائع کرے۔ ۲۔ ورنہ مباہلہ کرلے"

ہوا ہے مدعا کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

سوال یہ ہے کہ بریلوی تو ہمیشہ سے اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ اصل میں تو آپ کو سمجھنا تھا اور وہ آپ نے سمجھ لیا۔ اب اس صورت میں دعوتِ مباہلہ دینا اور اس پر اصرار کرنا کیا بالکل بے معنی اور لغو نہیں ہے؟ **والفضل ما شهدت به الاعداء**

باقی رہا آپ کا یہ مطالبہ کہ بریلوی مسلک والے دیوبندی مسلک والوں کو کافر نہ کہیں۔

اس سلسلہ میں آپ غالباً کچھ مغالطے میں ہیں۔ بریلوی حضرات کسی مسلمان کو ہرگز کافر نہیں کہتے جو کچھ بریلوی کہتے ہیں وہ یہ ہے؛

جن اکابر دیوبند نے حضور نبی کریم علیہ السلام کی شان رفیع میں بے ادبیاں کی ہیں اور شدید گستاخانہ کلمات کہے ہیں اور توبہ تک کی زحمت گوارا نہیں کی بلکہ توہین رسالت کے ارتکاب پر آخر تک قائم رہے ان کے متعلق حکم قرآنی (لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔ تم بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد رسول کی گستاخی کرکے) کافر ہوگئے۔ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ یعنی بے شک اُنھوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لانے کے بعد (کلمہ کفر کہہ کر) کافر ہوگئے) بہت واضح ہے۔ بریلویوں کا اگر کوئی جرم (آپ کے گمان کے مطابق) ہے تو صرف یہ کہ وہ اس قرآنی فیصلے کو مانتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ یہ جانتے ہوئے کہ فلاں فلاں حضرات نے رسول کی توہین کی ہے (پھر بھی) انھیں اپنا مقتدا اور پیشوا سمجھتے ہیں اور گستاخوں سے نیز گستاخانہ عبارتوں سے بیزاری ظاہر نہیں کرتے ان کے لیے بھی وہی حکم قرآنی ہے۔ رہے وہ لوگ جو انھیں کسی حسن ظن کی بنا پر اپنا پیشوا اور عالم دین سمجھتے ہیں اور اُن بے چاروں کو یہ پتہ تک نہیں کہ یہ رسول کے گستاخ ہیں وہ بریلویوں کے نزدیک مسلمان ہیں ان بے چاروں کو کوئی کافر نہیں کہتا۔ اس مقام پر پہنچ کر یہ سوال پیدا ہونا فطری بات ہے کہ اکابر دیوبند نے وہ کون سی گستاخیاں کی ہیں جن کی بناء پر ان پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ تو لیجیے بارگاہِ رسالت میں ان کی گستاخیوں کے چند نمونے حوالوں کے ساتھ پیش کیے دیتا ہوں۔ اگرچہ میرا قلم ان عبارتوں کو نقل کرتے ہوئے کانپ رہا ہے مگر حجت تمام کرنا ضروری ہے۔ ان گستاخانہ عبارتوں اور طعون کلمات کو پڑھ کر آپ کی ایمانی آگ جو سرد پڑ چکی ہے۔ شاید اُن میں کوئی چنگاری موجود ہو اور رحمتِ خداوندی سے وہی چنگاری از سرِ نو حرارت ایمانی بخش دے۔ خدا کی رحمت سے کچھ بعید نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین۔

دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ ۱ "غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

ایسا علم زید عمرو، بچوں اور پاگلوں کو، بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے حضور کی تخصیص نہیں۔"
حوالہ کے لیے دیکھیے کتاب (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ص۸ شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی
دیوبند) عقیدہ ۲ "حضور نبی کریم علیہ السلام کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں۔" (تحذیر الناس
ص۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۳ "حضور
نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"
(تحذیر الناس ص۲۵) عقیدہ ۴ "شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام
کے علم سے زیادہ ہے۔" (براہین قاطعہ ص۵۵ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ
دیوبند) عقیدہ ۵ "نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا
ہے۔" (صراط مستقیم ص۹۷ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)
عقیدہ ۶ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان
ص۱۳ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند) عقیدہ ۷
"حضور علیہ السلام کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی ان کی قدرت کا حال تو یہ ہے کہ وہ اپنی
جان تک کے نفع و نقصان کے مالک نہیں۔" (تقویۃ الایمان ص۲۱) عقیدہ ۸ "اللہ تعالیٰ
جو کچھ معاملہ اپنے بندوں سے کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کسی
کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسروں کا۔" (تقویۃ الایمان ص۲۲) عقیدہ ۹
"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" (تقویۃ الایمان ص۴۲) عقیدہ ۱۰ "سب
انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویۃ الایمان ص۳۸)
عقیدہ ۱۱ "حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے۔" (تقویۃ الایمان ص۵۲)
عقیدہ ۱۲ "حضور علیہ السلام پر افترا باندھا کہ گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر
مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان ص۵۲) عقیدہ ۱۳ "حضور علیہ السلام کا یوم میلاد
منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔" (براہین قاطعہ ص۱۵۲)

امیر علی صاحب! دیوبندی حضور علیہ السلام کے لیے اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء
سے آنا بتلاتے ہیں (براہین قاطعہ ص۳۰) بلغۃ الحیران نامی کتاب میں حضور علیہ السلام کا گرنا لکھا
اور اپنے لیے لکھا کہ میں نے انھیں گرنے سے روکا۔ "رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔"
(براہین قاطعہ ص۵۵) "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان ص۵۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

کہاں تک میں ان علمائے دیوبند کی کفریات نقل کروں ؟ آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں ؟

ضروری وضاحت

میں نے طوالت سے بچنے کے لیے ان کفری عبارتوں کے اقتباسات درج کیے ہیں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مولوی مرتضی الحسن دیوبندی کا فیصلہ: "اگر خاں صاحب (مولانا احمد رضا خاں صاحب) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انھوں نے انھیں سمجھا تو خانصاحب (مولانا احمد رضا خانصاحب) پر ان (علماء دیوبند) کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ . . . کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے"

(اشد العذاب ص ۱۳، ص ۱۴ شائع کردہ دار العلوم دیوبند مطبع مجتبائی دہلی)

آخری اور فیصلہ کن بات

میں ملک اور ملت اسلامیہ کے عظیم تر مفاد میں اور امیر علی اور ان کی پشت پناہی کرنے والے دیوبندی وہابی حضرات کو مشورہ دوں گا وہ کسی پرانے مسئلے کو نہ اچھالیں، فرقہ واریت کی آگ کو نہ بھڑکائیں، ملک کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے نہ ہی ملک اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔ میں نے یہ چند سطور بھی عوام کے ذہن کو صاف کرنے کے لیے لکھے ہیں ورنہ مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ بیان بازیوں میں بھی حصہ لوں۔ یہ میرا مشورہ ہے لیکن آپ لوگ اگر میرے اس مخلصانہ مشورہ کی قدر نہیں کرتے اور مباہلہ کرنے پر ہی آپ کو اصرار ہے تو تشریف لائیے ہم مباہلہ کے لیے تیار ہیں" لیکن

۱۔ مباہلہ سے پہلے مناظرہ ضرور ہوگا جس میں فریقین دلائل شریعت سے اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کریں گے۔ ۲۔ فریقین کے درمیان مناظرہ علانیہ ہوگا۔ موضوع مناظرہ "کفریات علمائے دیوبند" ترتیب وار ہوں گے جن کا بیان اوپر گزر گیا ہے۔ بریلوی لوگ ان عبارتوں کو کفریہ اور دیوبندی لوگ انھیں غیر کفری ثابت کریں گے اور علماء دیوبند کو ثابت کرنا ہوگا کہ ان پر توہین رسالت کا الزام غلط ہے اور وہ عبارات گستاخانہ نہیں۔ ۳: مناظرہ تحریری و تقریری دونوں ہوگا یعنی ہر مناظرہ اپنا اپنا تحریری بیان اپنے اور گواہوں کے دستخط و مہر سے مزین کرے گا پھر اسے بآواز بلند پڑھ کر فریق ثانی کے حوالے کرے گا۔ ہر مناظرہ کے تقریری بیانات مکمل ٹیپ

کیے جائیں گے۔ ۴۔ مناظرہ میں غیر جانب دار اہل علم و دانش حضرات بطور منصف اور جج اپنے فرائض انجام دیں گے اور مناظرہ کے اختتام پر کسی قسم کا اعلان (ہار و جیت سے متعلق) کرنے کے مجاز صرف وہی ہوں گے۔ ۵۔ ہر فریق کے منتظمین اپنی جماعت اور اپنے عوام کی جانب سے امن و امان برقرار رکھیں گے یہ ان کی ذمہ داری ہوگی۔ ۶۔ مناظرہ کے باقی شرائط اس وقت طے ہوں گے جب آپ لوگ مناظرہ کرنے کے لیے باقاعدہ اعلان کریں گے کہ ہم تیار ہیں۔ بالفرض اگر کسی وجہ سے مناظرہ سے بھی بات نہیں بنتی ہے اور فیصلہ کے لیے مباہلہ ہی ضروری ہوتا ہے تو پھر ہم آپ سے مباہلہ بھی کریں گے لیکن مباہلہ الف پاکستان میں کیجیے تاکہ یہاں کے سنی دیوبندی عوام بھی دیکھیں۔ ب۔ مباہلہ کا موضوع بھی وہی ہوگا کہ "اے اللہ ہم دیوبندیوں اور ان کے فلاں فلاں اکابر پر توہین رسالت کا الزام لگانے میں اگر بریلوی سچے ہیں تو ان کی حقانیت کو ظاہر فرما اور اگر ہم لوگ سچے ہیں یعنی نہ ہم نے نہ ہمارے فلاں فلاں اکابر نے توہین رسالت کیا ہے بلکہ اس معاملے میں بے قصور ہیں تو ہماری حقانیت ظاہر فرما۔ اے اللہ توہین رسالت کے مجرموں اور ان کے متبعین پر اپنا عذاب نازل فرما۔ ان پر اپنی لعنت بھیج" ج۔ مباہلہ کرنے کے لیے دو جماعتوں میں سے جو حضرات بھی منتخب ہوں گے ان کے متعلق ان کی جماعت کے اکابر علماء اور مفتیوں کو اپنا تحریری وکالت نامہ فریق ثانی کے حوالے کرنا ہوگا کہ فلاں شخص ہماری جماعت کا نمائندہ ہے اس کی ہار و جیت ہماری ہار و جیت ہوگی۔

مولانا شاہ احمد نورانی کا اعلان

امیر علی جس مکتبۂ فکر یعنی دیوبندی مسلک کی نمائندگی کر رہا ہے اس مسلک کے اکابر علماء و مفتیان لکھ کر دیں کہ امیر علی ہمارا نمائندہ ہے اس کی ہار ہماری ہار، اس کی جیت ہماری جیت ہوگی تو میں مقابلہ کے لیے تیار ہوں۔

وَاٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاکپائے
محمد شمیم الحسن قادری رضوی غفرلہ خطیب جامع مسجد سنی
مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ بروز جان افروز دو شنبہ